۹۔ تاریخی ورثے کا تحفظ

۹٫۱ تاریخ کے ماخذ اور ان کا تحفظ
۹٫۲ کچھ مشہور عجائب گھر
۹٫۳ کتب خانے اور محافظ خانے (آرکائیوز)
۹٫۴ لغت کا ادب

اکثر مؤرّخین کی بے انتہا محنت و مشقت کا پھل یعنی ہمیں دستیاب تاریخی ماخذ اور ان ماخذوں کے سہارے لکھی گئی تاریخی کتابیں۔ اس بیش قیمتی تاریخی ورثے کی نگہداشت اور تحفظ اور اہم ترین دستاویزات، تاریخی کتابیں، قدیم اشیا کو پیش کرنے کا کام عجائب گھر، محافظ خانے اور کتب خانے کرتے ہیں۔ عوام تک درست معلومات پہنچانے کے لیے ان کی جانب سے تحقیقی رسائل اور دیگر مطبوعات شائع کی جاتی ہیں۔

جن دستاویزات، قدیم اشیا وغیرہ کی نمائش نہیں کی جاسکتی ہے لیکن تاریخی نقطۂ نظر سے اہم ہیں انھیں محافظ خانوں میں محفوظ کردیا جاتا ہے۔ کتب خانے کتابوں کا تحفظ اور انتظام کرتے ہیں۔

۹٫۱ تاریخ کے ماخذ اور ان کا تحفّظ

تاریخی ماخذ کا حصول، ان کے اندراج کے ساتھ ہی فہرست سازی، قلمی تحریریں، پرانی کتابیں، قدیم اشیا کی صفائی اور ان کی نمائش وغیرہ بہت احتیاط سے کرنی پڑتی ہے۔ ان کاموں کے لیے مختلف مضامین کی سرگرمیوں کی تربیت ضروری ہوتی ہے۔ صحیح تربیت کے حصول کے بعد ہی ان سب کاموں کو انجام دیا جاسکتا ہے۔

۱۔ زبانی ماخذ

- عوامی روایتی گیت، کہانیوں وغیرہ کے مجموعے مرتب کرنا۔
- جمع شدہ وسائل کی درجہ بندی نیز تجزیہ کرنا اور موضوع کے مطابق ترتیب دینا۔
- تحقیق شدہ زبانی وسائل کی نشر و اشاعت

کارآمد تربیت : (۱) سماجی علوم (۲) سماجی عمرانیات (۳) اساطیر اور لسانیات (۴) کتب خانوں کا انتظام (۵) تاریخ اور طریقۂ تحقیق (۶) تحقیقی تحریر

۲۔ تحریری ماخذ

- درباری دستاویزات، نجی خطوط اور روزنامچے، تاریخی کتب، مخطوطات، تصاویر اور فوٹو، تانبے کی تختی (تامرپٹ)، پرانی کتابوں وغیرہ کی ترتیب و تدوین۔
- دستاویزات کے تحفظ کے لیے ضروری صفائی اور کیمیائی عمل انجام دینا۔
- دستاویزات کی تاریخی قدر متعین کرنا۔
- اہم دستاویزات کی نشر و اشاعت۔
- مرتب شدہ ادب اور تحقیقی نتائج کی نشر و اشاعت۔

کارآمد تربیت :

(۱) براہمی، موڑی، فارسی جیسے رسم الخط اور ان کے ارتقا کی زمانی ترتیب کا علم۔

(۲) تاریخی عہد کا سماجی ڈھانچا اور روایات، ادب اور ثقافت، حکومت، حکومتی انتظامات وغیرہ کی بنیادی معلومات۔

(۳) مختلف طرزِ مصوری، طرزِ سنگ تراشی اور ان کے ارتقا کی زمانی ترتیب کا علم۔

(۴) کاغذات کی قسمیں، روشنائی اور رنگوں کا علم۔

(۵) کندہ تحریر کے لیے استعمال کیے گئے پتھروں اور دھاتوں کے متعلق معلومات۔

(۶) دستاویزوں کی صفائی اور تحفظ کی خاطر درکار کیمیائی عمل کے لیے ضروری آلات اور کیمیائی مرکبات کی معلومات۔

(۷) عجائب گھر میں نمائش کا انتظام اور اطلاعاتی تکنیک۔

(۸) تحقیقی مقالہ نگاری۔

۳۔ طبعی ماخذ

- قدیم اشیا کی ذخیرہ اندوزی، زمانے اور نوعیت کے لحاظ سے جماعت بندی اور فہرست سازی۔
- قدیم اشیا کے تحفظ کے لیے ضروری صفائی اور کیمیائی عمل انجام دینا۔
- اہم قدیم اشیا یا ان کی نقلوں کی نمائش۔
- قدیم اشیا سے متعلق تحقیقی مقالے شائع کرنا۔
- نباتات اور جانداروں کے باقیات کی جماعت بندی اور فہرست سازی۔
- اہم اور خصوصی باقیات یا ان کی نقل پیش کرنا۔

کارآمد تربیت :

(۱) آثارِ قدیمہ کے طریقۂ تحقیق، اُصول اور قدیم تہذیب کا تعارف۔

(۲) قدیم اشیا کی تیاری میں استعمال کیے گئے پتھر، معدنیات، دھاتیں، چکنی مٹی جیسے ذرائع کے علاقائی ماخذ، ان کی کیمیائی خصوصیات کا علم۔

(۳) قدیم اشیا کی صفائی اور کیمیائی عمل کے لیے ضروری آلات اور کیمیائی مرکبات کی معلومات۔

(۴) مختلف طرزِ فنون اور ان کے ارتقا کی ترتیب کا علم۔

(۵) قدیم اشیا اور جانداروں کے باقیات کی نقل تیار کرنے کی مہارت۔

(۶) عجائب گھر میں نمائش کا انتظام اور اطلاعاتی تکنیک۔

(۷) تحقیقی مقالہ نگاری۔

۲ء۹ کچھ مشہور عجائب گھر

عہدِ وسطیٰ میں یورپی شاہی خاندان کے افراد کے ذریعے جمع کی گئی قدیم اشیا کے انتظام کی غرض سے عجائب گھر کا تصوّر سامنے آیا۔

لور عجائب گھر، فرانس : پیرس شہر کے لور عجائب گھر کی بنیاد اٹھارھویں صدی عیسوی میں رکھی گئی۔ فرانس کے شاہی خاندان کی جمع کی ہوئی فنی اشیا کی اوّلاً لور عجائب گھر میں نمائش کی گئی۔ اس میں لیونارڈو دا وِنچی

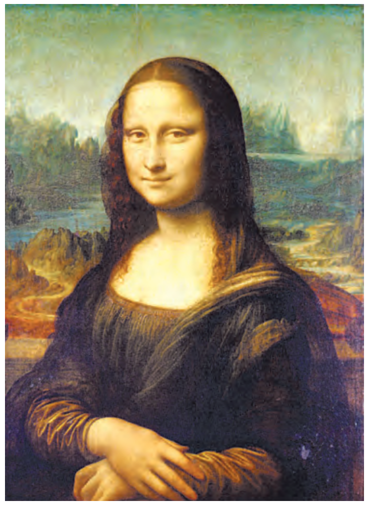

مونالیزا

جیسے عالمی شہرت یافتہ اِطالوی مصور کی تیار کردہ 'مونا لیزا' کی عالمی شہرت یافتہ تصویر بھی شامل ہے۔ لیونارڈو دا وِنچی سولھویں صدی عیسوی میں بادشاہ فرانسس اوّل کے مصاحب تھے۔ نپولین بوناپارٹ کے بیرونی حملوں کے دوران اپنے ملک میں لائی گئی فنی اشیا کی وجہ سے اس میوزیم کے ذخیرے میں زبردست اضافہ ہوا۔ فی الحال اس عجائب گھر میں حجری عہد تا جدید عہد کی تین لاکھ اسّی ہزار سے زائد فنی اشیا موجود ہیں۔

برطانوی عجائب گھر، انگلینڈ : لندن میں برطانوی عجائب گھر کی بنیاد اٹھارھویں صدی عیسوی میں رکھی گئی۔ اس زمانے کے فطری علوم کے ماہر سر ہینس سلوئن نے عجائب گھر کی کل اکہتر ہزار چیزیں انگلینڈ کے حاکم جارج دوم کے سپرد کیں۔ اس میں کئی کتابیں، تصاویر، نباتات کے نمونے شامل ہیں۔ اس کے بعد انگریزوں نے مختلف علاقوں سے مختلف تاریخی اشیا کو اپنے وطن میں لاکر اس عجائب گھر میں سجایا۔ جس کی وجہ سے برطانوی عجائب گھر میں اشیا کا مجموعہ بڑھتا گیا۔ آج تک کل اسّی لاکھ سے زائد تاریخی اشیا اس عجائب گھر میں موجود ہیں۔

یہ جان لیجیے۔

بھارت کے مشہور عجائب گھر

انڈین میوزیم، کولکاتا ؛ نیشنل میوزیم، دلّی؛ چھترپتی شیواجی مہاراج عجائب گھر، ممبئی؛ سالار جنگ میوزیم، حیدرآباد؛ دی کیلیکو میوزیم آف ٹیکسٹائلز، احمد آباد بھارت کے مشہور عجائب گھروں میں سے چند ہیں۔

برٹش عجائب گھر، انگلینڈ

بھارت کے عجائب گھر : کولکاتا کا 'انڈین میوزیم' ملک کا پہلا عجائب گھر ہے جو ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کی جانب سے ۱۸۱۴ء میں قائم کیا گیا۔ چینئی میں ۱۸۵۱ء میں قائم کیا گیا 'گورنمنٹ میوزیم' بھارت کا دوسرا عجائب گھر ہے۔ ۱۹۴۹ء میں دلّی میں 'قومی عجائب گھر' (نیشنل میوزیم) قائم کیا گیا۔ فی الحال بھارت کی مختلف ریاستوں میں کئی عجائب گھر قائم ہیں۔ کئی بڑے عجائب گھروں کے ذاتی محافظ خانے اور کتب خانے ہوتے ہیں۔ کچھ عجائب گھر یونیورسٹی سے منسلک ہوتے ہیں۔ ایسے عجائب گھروں کی جانب سے 'علم عجائب گھر' مضمون کے مختلف نصاب سکھائے جاتے ہیں۔

'علم عجائب گھر' میں ڈگری اور ڈپلوما نصاب فراہم کرنے والے بھارت کے کچھ اہم ادارے اور یونیورسٹیاں :

۱۔ قومی عجائب گھر، دہلی
۲۔ مہاراج سیاجی راؤ یونیورسٹی، وڑودرا
۳۔ کولکاتا یونیورسٹی، کولکاتا
۴۔ بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی
۵۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ
۶۔ جیواجی یونیورسٹی، گوالیار

نیشنل میوزیم آف نیچرل ہسٹری، یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ : امریکہ کے اسمتھ سونین انسٹی ٹیوشن کے زیرِ انصرام قدرتی تاریخ کا یہ عجائب گھر سب سے پہلے ۱۸۴۶ء میں قائم کیا گیا۔ یہاں نباتات اور جانوروں کے باقیات اور ڈھانچے، معدنیات، پتھر، نوعِ انسانی کے رکازات اور قدیم اشیا کے بارہ کروڑ سے زائد نمونے جمع کیے گئے ہیں۔

نیشنل میوزیم آف نیچرل ہسٹری

چھتر پتی شیواجی مہاراج عجائب گھر، ممبئی : ۱۹۰۴ء میں ممبئی کے کچھ معزز شہریوں نے یکجا ہوکر پرنس آف ویلس کی بھارت سیر کی یادگار کے طور پر ایک عجائب گھر قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ نومبر ۱۹۰۵ء میں اس عجائب گھر کی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا گیا اور اس عجائب گھر کا نام 'پرنس آف ویلس میوزیم آف ویسٹرن انڈیا' رکھا گیا۔ ۱۹۹۸ء میں اس عجائب گھر کا نام تبدیل کرکے 'چھتر پتی شیواجی مہاراج عجائب گھر' رکھا گیا۔

چھتر پتی شیواجی مہاراج عجائب گھر، ممبئی

عجائب گھر کی عمارت اِنڈو-گوتھک طرزِ تعمیر کی حامل ہے۔ اسے ممبئی شہر کی اوّل درجے کی تہذیبی ورثے کی حامل عمارت کا مقام حاصل ہے۔ اس عجائب گھر میں فنون، آثارِ قدیمہ اور قدرتی تاریخ اس طرح تین حصوں میں منقسم تقریباً پچاس ہزار عجائبات جمع کیے گئے ہیں۔

۹ء۳ کتب خانے اور تحفّظ خانے (آرکائیوز)

کتب خانے علم اور معلومات کے خزانے ہیں۔ علومِ انتظامیہ، اطلاعاتی تکنیک، علمِ تعلیم جیسے مضامین سے علمِ کتب خانہ (لائبریری سائنس) کا قریبی تعلق ہوتا ہے۔ رسالے مرتب کرنا، ان کا باقاعدہ نظم ونسق کرنا، تحفظ اور نگہداشت، ذرائع معلومات کی نشریات جیسے اہم کام کتب خانوں کے ذریعے انجام پاتے ہیں۔ ان میں سے کئی کام جدید کمپیوٹر نظام کے ذریعے انجام دیے جاتے ہیں۔ منتظم کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ قارئین کی ضرورت کے مطابق انھیں ان کی مطلوبہ کتابیں فراہم کرے۔

تکشیلا یونیورسٹی کے کتب خانے (۵۰۰ قبل مسیح سے ۵۰۰ عیسوی)، میسوپوٹیمیا کے اسیرین سلطنت کا شہنشاہ اسؤر بانی پال کا کتب خانہ (۷۰۰ قبل مسیح) اور مصر کے اسکندریہ کا کتب خانہ (۳۰۰ قبل مسیح) دنیا کے سب سے قدیم کتب خانے تسلیم کیے جاتے ہیں۔

تمل ناڈو کے تنجاور کا 'سرسوتی محل کتب خانہ' سولھویں-سترھویں صدی کے نایک راجا کے دور میں تعمیر کیا گیا۔ ۱۶۷۵ء میں وینکوجی راجا بھوسلے نے تنجاور جیت کر خود مختار حکومت قائم کی۔ وینکوجی راجے بھوسلے اور ان کے وارثین نے سرسوتی محل کتب خانے کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیا۔ جن میں شرفوجی راجے بھوسلے کا اہم حصہ ہے۔ ان کے اعزاز میں ۱۹۱۸ء میں اس کتب خانے کو ان ہی کا نام دیا گیا۔ اس کتب خانے میں کل اُنچاس ہزار کتابیں ہیں۔

بھارت کے کئی کتب خانوں میں سے کچھ کتب خانے خصوصی ذکر کے لائق ہیں جن میں کولکاتا کی 'نیشنل لائبریری'، دہلی کی 'نہرو میموریل میوزیم اینڈ لائبریری'، حیدرآباد کی 'اسٹیٹ سینٹرل لائبریری'، ممبئی کی 'لائبریری آف ایشیاٹک سوسائٹی' اور 'ڈیوڈ سسون لائبریری' وغیرہ کتب خانوں کا شمار ہوتا ہے۔

محافظ خانوں کا نظم تکنیکی نظریے سے کتب خانوں کے نظم کا ہی ایک جز ہے۔ اہم اندراج والے کاغذات میں کوئی تبدیلی نہ کرتے ہوئے انھیں محفوظ رکھنا، ان کی فہرست تیار کرنا نیز بوقتِ ضرورت ان کی فراہمی جیسے کام اہمیت کے حامل ہوتے ہیں جس کے سبب یہ کاغذات تاریخی اعتبار سے انتہائی قابلِ اعتماد مانے جاتے ہیں۔ کمپیوٹر کے استعمال کے سبب کتب خانوں اور محافظ خانوں کا دورِ جدید کا انتظام لازمی طور پر اطلاعاتی ٹکنالوجی سے

وابستہ ہوگیا ہے۔

بھارت کا پہلا سرکاری محافظ خانہ ۱۸۹۱ء میں 'امپیریل ریکارڈ ڈپارٹمنٹ' کولکاتا میں قائم کیا گیا۔ ۱۹۱۱ء میں یہ دہلی منتقل کیا گیا۔

۱۹۹۸ء میں بھارت کے صدرِ جمہوریہ کے۔ آر۔ نارائنن نے 'قومی محافظ خانہ' کو عوام کے لیے کھلا کر دینے کا اعلان کیا۔ یہ بھارت کی وزارتِ ثقافت کے ماتحت ایک شعبہ ہے۔ ۱۷۴۸ء سے دستاویزات یہاں ترتیب سے لگا کر رکھے گئے ہیں۔ اس میں انگریزی، عربی، ہندی، فارسی، سنسکرت اور اُردو زبانوں اور موڑی رسم الخط کے اندراجات شامل ہیں۔ ان اندراجات کی درجہ بندی، عمومی، قدیم علوم، مخطوطات اور نجی دستاویزات جیسی چار اقسام میں کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ بھارت کی ہر ریاستی حکومت کے خودمختار محافظ خانے (آرکائیوز) ہیں۔ حکومت مہاراشٹر کے محافظ خانے کی شاخیں ممبئی، پونہ، کولھاپور، اورنگ آباد اور ناگپور میں ہیں۔ پونہ کے محافظ خانے میں مراٹھوں کی تاریخ سے متعلق پانچ کروڑ موڑی رسم الخط کے دستاویزات ہیں۔ اسے پیشواؤں کا دفتر کہا جاتا ہے۔

۴ء۹ فرہنگی ادب

لغت یعنی الفاظ، مختلف معلومات اور علوم کا منظّم مجموعہ۔ مختلف علوم کو مخصوص طریقے سے ذخیرہ کرنا اور ترتیب دینا لغت کہلاتی ہے۔ دستیاب علوم کا انتظام اور آسان انداز میں اس کی دستیابی کی سہولت اس کے مقاصد ہیں۔

لغت کی ضرورت : لغت کے ذریعے قاری تک علم پہنچایا جاتا ہے۔ اس کے تجسّس کی تشفی کی جاتی ہے۔ مختلف نکات کی تفصیلی وضاحت پیش کی جاتی ہے۔ قاری کو اپنے مطالعے کو وسیع کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔ جو متعلّم محقق ہوتے ہیں ان کے لیے لغت علم کا سابقہ ذخیرہ مہیا کروا کر اس میں اضافہ کرنے اور تحقیق کرنے کی ضرورت پیدا کرتی ہے۔ لغت کا ادب قوم کی ثقافتی حیثیت کی علامت ہے۔ سماج کی ذہنی اور ثقافتی ضرورت جس قسم کی ہوتی ہے اسی قسم کی لغات کی تدوین اس معاشرے میں ہوتی ہے۔

لغت میں معلومات پیش کرنے کے لیے صحت، قطعیت، معروضیت، محدودیت اور جدیدیت ضروری ہیں۔ اسے تازہ ترین رکھنے کے لیے معینہ مدّت پر اصلاح شدہ جلد یا ضمیمے نکالے جاتے ہیں۔

لغت تیار کرتے ہوئے غیر منظّم اور موضوعات پر مبنی، یہ دو طریقے عام طور سے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس میں قاری کی سہولت اور معلومات تلاش کرنے کی سہولت ان دو باتوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ لغت کے آخر میں اگر فہرست دے دی جائے تو قارئین کو بہت سہولت ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا اقسام کی لغات کی تخلیق کوئی ایک شخص یا مجلسِ ادارت کر سکتی ہے۔ لغت کے ادب کو تحریر کرتے وقت مختلف علوم کے ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے۔

لغت کی قسمیں : لغت کی عام طور پر چار شعبوں میں درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔ (۱) الفاظ کی لغت (۲) دائرۃ المعارف (۳) قاموس الادب اور (۴) اشاریہ۔

(۱) الفاظ کی لغت : اس میں الفاظ کا ذخیرہ، الفاظ کے معنی، متبادل الفاظ، الفاظ کے ماخذ دیے جاتے ہیں۔ الفاظ کی لغات کی اہم اقسام میں جامع لغت، مخصوص الفاظ کی لغت، فرہنگِ اصطلاحات، مآخذاتی لغت، ہم معنی یا متضاد الفاظ کی لغت، کہاوتوں-محاوروں کی لغت وغیرہ شامل ہیں۔

(۲) دائرۃ المعارف (انسائیکلوپیڈیا) : دائرۃ المعارف کے دو حصے ہیں ؛ (الف) جامع (مثلاً انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا، ریاستِ مہاراشٹر کا دائرۃ المعارف، مراٹھی دائرۃ المعارف، جامع اُردو انسائیکلوپیڈیا، انسائیکلوپیڈیا اسلامیکا وغیرہ) (ب) مخصوص

موضوعات پر دائرۃ المعارف۔ یہ مخصوص موضوع کے لیے وقف دائرۃ المعارف ہوتا ہے مثلاً بھارتی ثقافتی دائرۃ المعارف، ورزشی دائرۃ المعارف وغیرہ۔

(۳) قاموس الادب : اس میں کسی موضوع کو مکمل طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں کسی مخصوص موضوع پر ماہرین کے ذریعے مضامین تحریر کرواکر کتب تخلیق کی جاتی ہیں مثلاً مہاراشٹر جیون جلد ۱، ۲، پونہ شہر جلد ۱، ۲، سال نامہ (منورما، ٹائمز آف انڈیا)، فرہنگِ ادبیات۔

(۴) فرہنگِ اشاریہ : کتاب کے آخر میں مذکور شخص، موضوع، مقامات اور فہرستِ کتب، فہرستِ الفاظ کو وضاحتی اشاریہ کہتے ہیں۔ وضاحتی اشاریے عموماً غیر منظّم ہوتے ہیں۔ وہ ان کتب کے مطالعے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ مثلاً مختلف رسائل کے وضاحتی اشاریات (رسالہ 'آج کل')۔

لغت اور تاریخ : تاریخ اور لغت میں معروضیت کو اہمیت حاصل ہے۔ یہ دونوں میں مشترکہ عنصر ہے۔ ہر قوم اور ہر زبان میں لغت مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں کیونکہ ان کی ترجیحی ترتیب مختلف ہوتی ہے۔ اپنے ملک کی پالیسیاں، اقدارِ زندگی، آدرش وغیرہ کے اثرات لغت پر پڑتے ہیں۔ فلسفہ اور روایات کا اثر بھی لغت پر پڑتا ہے۔ قومی وقار کی بیداری لغت سے کی جاسکتی ہے مثلاً مہادیو شاستری جوشی کے مرتب کردہ 'بھارتی سنسکرتی کوش'۔ علم سب کی ترقی کے لیے مہیا کروانا لغت کی تخلیق کے لیے ترغیب کا کام کرتی ہے۔ علم کی تحصیل اور ابلاغ کو زندگی کا عقیدہ بنا کر اس کے لیے انفرادی اور اجتماعی شکل میں کوشش کی جاتی ہے۔ اس لیے لغت کو معاشرے کا نشانِ امتیاز سمجھا جاتا ہے۔ معاشرے کی فہم اور فراست ان کی علامتی تائید لغت کی تخلیق میں دِکھائی دیتی ہیں۔ اسی طرح 'اُردو عالمی انسائیکلوپیڈیا' اور 'اُردو سائنس انسائیکلوپیڈیا' بھی اُردو کی اہم لغات ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

مغربی ممالک میں (۱) 'نیچرل ہسٹری' (پہلی صدی عیسوی) بڑے پلینی کی مرتب کردہ پہلی لغت۔ (۲) اٹھارھویں صدی کا فرانسیسی دائرۃ المعارف یہ دیدیراں کی اہمیت کی حامل لغت ہے۔ (۳) انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا ۱۷۶۸ء میں شائع ہوئی۔ اسے فرہنگ کی پیش رفت کا اہم مرحلہ مانا جاتا ہے۔

سنسکرت زبان میں نیگھنٹو اور دھاتو پاٹھ جیسی لغت کی روایت زمانۂ قدیم سے ہے۔ عہدِ وسطیٰ میں مہانوبھاو فرقے کی لغت نویسی، چھترپتی شیواجی مہاراج کے عہد میں حکومتی معاملات کی لغت اہم ہیں۔

فرہنگِ تاریخ : تاریخ کے موضوع پر لغت کی شاندار روایت موجود ہے۔ رگھوناتھ بھاسکر گوڈبولے کا قدیم بھارتی تاریخی لغت (۱۸۷۶ء) بہت قدیم لغت ہے جو زمانۂ قدیم کی شخصیات اور مقامات کے ذکر پر مشتمل ہے۔ اس لغت میں بھارت میں پہلے جو مشہور لوگ گزرے ہیں، ان کی ازواج، اولادیں اور مذہب، ان کے ملک اور دارالحکومت، ساتھ ہی اس ملک کی ندیوں، پہاڑوں کے ساتھ منسلک تاریخ وغیرہ درج ہے۔ اسی طرح 'انسائیکلوپیڈیا تاریخِ عالم' از غلام رسول مہرؔ بھی مشہور ہے۔

شری دھر وینکٹیش کیتکر کی 'مہاراشٹری علمی لغت' کی تیئیس جلدیں ہیں۔ ان کی لغت کا مقصد مراٹھی عوام کی آواز کو دور تک پہنچانا، ان کے علوم کے درجے کو بڑھانا، ان کے خیالات کو مزید وسعت دینا، ترقی یافتہ افراد کے برابر انھیں کھڑا کرنا تھا۔ اس لغت میں انھوں نے وسیع تاریخ کو پیش کیا ہے۔

اس کے بعد کی اہم لغت بھارت کی قدیم سوانحی لغت ہے۔ سدھیشور شاستری چتراؤ نے 'بھارتیہ چرتر کوش منڈل' کی بنیاد

ڈال کر بھارتی قدیم سوانحی لغت (۱۹۳۲ء)، بھارتی عہدِ وسطیٰ کی لغت (۱۹۳۷ء)، بھارتی جدید عہد کی سوانحی لغت (۱۹۴۶ء) اس طرح تین سوانحی لغات مرتب کر کے شائع کیں۔ ان لغات کے تصور کی وضاحت کے لیے قدیم لغت میں اندراج دیکھا جاسکتا ہے۔ ان لغات میں شروتی، اسمرتی، سترے، ویدانگ، اپنشد، پُران نیز جین اور بدھ ادب میں پیش کیے گئے افراد کی معلومات دی گئی ہے۔ اسی طرح جامع اُردو انسائیکلوپیڈیا آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ ہر جلد ایک آزاد موضوع مثلاً ادب، سیاسی، سماجی علوم، سائنس، ریاضی، تاریخ وغیرہ پر مبنی ہے۔ اس میں شخصیات، واقعات، اشیا، مادّوں، مقامات وغیرہ کی تفصیل دی گئی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

چند اہم لغات

۱۔ موسیقاروں اور فنکاروں کی تاریخ (لکشمن دتاتریہ جوشی)

۲۔ انقلابیوں کی سوانحی لغت (ایس۔آر۔ داتے) جس میں بھارت کے تقریباً ۲۵۰ / انقلابیوں کا شخصی تعارف اور تصاویر ہیں۔

۳۔ مجاہدینِ آزادی کی سوانحی لغت (این۔آر۔ پھاٹک): اس لغت میں آزادی کی لڑائی میں بالخصوص پھانسی کی سزا پانے والے، قید ہونے والے فوجی، آزادی سے قبل سماج کے مختلف شعبوں میں خدمات انجام دینے والے مجاہدینِ آزادی کی معلومات ہے۔

فرہنگِ مقامات : تاریخ کے مطالعے کے لیے جغرافیہ اہمیت رکھتا ہے۔ مختلف تاریخی مقامات کے ضمن میں جغرافیائی معلومات فراہم کرنے والی فرہنگیں موجود ہیں۔

(۱) مہانوبھاو فرقے کے مُنی وِیاس کے تخلیق کردہ 'استھان پوتھی' نامی کتاب (چودھویں صدی) میں مہانوبھاو فرقے کے مبلغ شری چکردھر سوامی جن گاؤوں میں گئے ان گاؤوں کا تفصیلی اندراج ہے۔ اس دور کے مہاراشٹر کا تصور اس کتاب سے سمجھا جاسکتا ہے۔ لیلا چرتر میں واقعات کب، کہاں، کس مقام اور کس موقع پر وجود میں آئے ہیں اس پر بھی مصنف نے روشنی ڈالی ہے جس کی وجہ سے شری چکردھر سوامی کی شخصی سوانح لکھنے کے لیے یہ بہترین حوالہ جاتی کتاب ہے۔

(۲) قدیم بھارتی فرہنگِ مقامات (۱۹۶۹ء) : سدھیشور شاستری چتراؤ نے اس کی تخلیق کی ہے۔ ویدک ادب، کوٹلیہ معاشیات، پانینی کا گرامر، والمیکی - رامائن، مہابھارت، پُران، عہدِ وسطیٰ کی تہذیب اور لغاتی ادب نیز فارسی، جین، بدھ اور چینی ادب میں جغرافیائی مقامات کی معلومات لغت میں دی گئی ہے۔

دائرۃ المعارف : ریاست مہاراشٹر کے پہلے وزیرِ اعلیٰ یشونت راؤ چوہان نے مراٹھی زبان و ادب کے ارتقا کے لیے مہاراشٹر راجیہ ساہتیہ سنسکرتی منڈل کی جانب سے دائرۃ المعارف کی تخلیق کا آغاز کیا۔ ماہرِ علمِ منطق لکشمن شاستری جوشی کی رہبری میں دائرۃ المعارف کی تدوین کا کام شروع ہوا۔ دنیا بھر کا علم تفصیلی طور پر اس دائرۃ المعارف میں جمع کیا گیا ہے جس میں تاریخ کے مضمون سے متعلق اہم اندراجات ہیں۔

بھارتی تہذیبی دائرۃ المعارف : مہادیو شاستری جوشی کے زیرِ ادارت دائرۃ المعارف برائے بھارتی تہذیب کی دس جلدیں تیار کی گئی ہیں۔ اس دائرۃ المعارف میں 'آ سے تو' ہماچل' جیسی بھارت کی تاریخ، جغرافیہ، مختلف زبان بولنے والے لوگ، ان کی بنائی ہوئی تاریخ، تہوار، میلوں اور تہذیبی ابواب پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

تاریخی اصطلاحات کی فرہنگ : تاریخی اصطلاحات کے لیے خصوصی لغت جس سے تاریخی اصطلاحات کو بآسانی سمجھا جاسکتا ہے، محققین کو اس سے بہت فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

مضمون تاریخ کے متعلّمین کو لغت سے وابستہ کاموں کے

لیے بہت مواقع حاصل ہیں۔ ہر مضمون کی لغت کو تاریخ مضمون سے مربوط کرنا ضروری ہے۔ ہر مضمون کی اپنی تاریخ ہوتی ہے۔ تاریخ کے متعلّمین کو لغت کے مطالعے سے واقعاتی لغت، مخصوص ایام، شخصی لغت، اصطلاحاتی لغت، مقاماتی لغت وغیرہ تیار کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

اس درسی کتاب کے مطالعے سے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ مضمون تاریخ میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والوں کے لیے کئی شعبوں میں پیشہ ورانہ مواقع دستیاب ہیں۔ اس کتاب میں دی ہوئی معلومات کے استعمال سے آپ اپنی پسند کے لحاظ سے اپنے کریئر کا انتخاب کرسکتے ہیں۔

مشق

(۱) (الف) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

۱۔ عالمی شہرت یافتہ مصور لیونارڈو دا وِنچی کی تیار کردہ تصویر .... لورعجائب گھر میں ہے۔

(الف) نپولین (ب) مونالیزا

(ج) ہنس سلوئن (د) جارج دوم

۲۔ کولکاتا میں بھارت کا پہلا عجائب گھر............ہے۔

(الف) سرکاری میوزیم (ب) نیشنل میوزیم

(ج) چھترپتی شیواجی مہاراج میوزیم

(د) انڈین میوزیم

(ب) ذیل میں سے غلط جوڑی پہچان کر لکھیے۔

۱۔ مہاراج سیاجی راؤ یونیورسٹی - دہلی

۲۔ بنارس ہندو یونیورسٹی - وارانسی

۳۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی - علی گڑھ

۴۔ جیواجی یونیورسٹی - گوالیار

(۲) دیے ہوئے بیانات کی وجوہات کے ساتھ وضاحت کیجیے۔

۱۔ محافظ خانے اور کتب خانے رسائل اور دیگر مطبوعات شائع کرتے ہیں۔

۲۔ مختلف مضامین کی سرگرمیوں کے لیے تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۳) نوٹ لکھیے۔

۱۔ فرہنگِ مقامات ۲۔ دائرۃ المعارف

۳۔ تاریخی اصطلاحات کی فرہنگ

۴۔ سرسوتی محل کتب خانہ

(۴) درج ذیل سوالوں کے مفصل جواب لکھیے۔

۱۔ کتب خانوں کا انتظامیہ کیوں اہم ہے؟

۲۔ محافظ خانوں کے انتظامیہ میں کون سے کام اہم ہوتے ہیں؟

(۵) درج ذیل تصوراتی خاکہ مکمل کیجیے۔

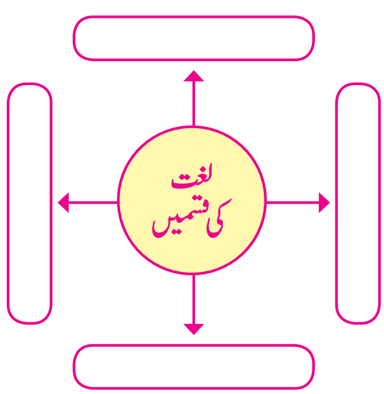

سرگرمی

انٹرنیٹ کی مدد سے مہاراشٹر کے اہم کتب خانوں کی معلومات حاصل کیجیے۔ اپنے اطراف کے کتب خانے کی سیر کرکے وہاں کام کرنے کے طریقوں کو سمجھنے کی کوشش کیجیے۔

3Z1E3I